عرب جمہوریہ مصر ۲۵ رجب ۱۴۴۱ھ

وزارت اوقاف ۲۰ مارچ ۲۰۲۰ء

مصیبت و آزمائش کو دور کرنے کے ظاہری و باطنی اسباب اور حاکمِ وقت کی اطاعت کا وجوب

مخلوق کے اندر آزمائش کا پیدا ہونا قانون قدرت ہے، ارشاد باری ہے: {إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا} "بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے آزمائش کے لئے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنانا"۔

اللہ تعالی نے آزمائش اور مصیبت کو دور کرنے کے ظاہری و باطنی اسباب پیدا کئے ہیں، جہاں تک **ظاہری اسباب** کا تعلق ہے جن کو آخری حد تک اختیار کرنا ضروری ہے تو اس سے مراد علم کے اسباب، ماہرین کی احتیاطی تدابیر، اور سرکاری اداروں سے صادر ہونے والی تعلیمات اور ہدایات کو نافذ کرنا ہے، حاکمِ وقت، اس کے نمائندوں اور اس کی نمائندگی کرنے والے قومی اداروں کی اطاعت واجب ہے، ارشادباری ہے: {وَأَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ} " فرمانبرداری کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی"۔ دوسری جگہ پر ارشادباری ہے: {فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ} "اور اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ علم سے پوچھ لو"۔ اہلِ ذکر سے مراد ہر شعبے کے ماہرین ہیں، اسی لئے ملک کے کسی ادارے پر اس کے اختصاص کے شعبے میں افترا پردازی نہ کرنا ایک شرعی فریضہ ہے۔

ظاہری اسباب میں سے ایک سبب صفائی کا اہتمام کرنا ہے، اسلام نے صفائی کا بہت اہتمام کیا ہے، اور انسان کو بیماریوں اور نقصانات سے بچانے کے لئے اسے ایک شرعی ضرورت قرار دیا ہے، ارشاد باری ہے: {إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ} "بیشک اللہ تعالی توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، اور وہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صفائی نصف ایمان ہے"، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "اپنے صحنوں کو صاف رکھو"، اور یہ صحن، گھر، اسکول، کارخانہ، گلیاں بازار، سڑکیں اور میدانوں وغیرہ کو شامل ہے۔

اسی طرح اسلام نے ہر وضو کے وقت دونوں ہاتھ دھونے کا خصوصی اہتمام کیا ہے، ارشاد باری ہے: **{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا}** "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو"۔ دونوں ہاتھوں کہنیوں سمیت دھونا وضو کے فرائض میں شمار ہوتا ہے، مستزاد یہ کہ وضو شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے جس کے بعد منہ میں کُلّی کی جاتی ہے، اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا جاتا ہے، پھر چہرہ دھویا جاتا ہے، پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونے کا فرض ادا کیا جاتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ دھولے"، اسی طرح کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کو دھونا مستحب ہے، یہ سب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سائنس اور مذہب میں کوئی تعارض نہیں ہے، انسان کی صحت کی حفاظت تمام ادیان کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ ضرر پہنچے اور نہ ضرر پہنچایا جائے"، بیماریوں اور وباؤں کے پھیلانے سے بچنے کے لئے تمام تر احتیاطی تدابیر کی پیروی کرنا ضروری ہے، جن میں گلے نہ ملنا، بوسہ نہ لینا، مصافحہ کم کرنا اور اجتماعات سے دور رہنا شامل ہے۔

اور ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ بحرانوں اور مشکل حالات میں لوگوں کی حقیقت اور ان کے اخلاق کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے، ہم سب کو چاہیے کہ **ہم ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی کا مظاہرہ کریں**، ذاتی ترجیح، اور انانیت سے دور

رہیں، اور بائع و مشتری کی طرف سے کی جانے والی ہر قسم کی ذخیرہ اندوزی اور انانیت اور ذاتی ترجیح سے دور رہیں، تاکہ طلب ورسد کے توازن میں خلل پیدا نہ ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صرف خطاکار شخص ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے"، اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے کہ: "ذخیرہ اندوزی کرنے والا شخص ملعون ہے"، اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ: "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔

برادرانِ اسلام!

جہاں تک **باطنی اسباب** کا تعلق ہے جو ہمیشہ ہمارے نصب العین ہونے چاہیے تو وہ درج ذیل ہیں:

☆ **اللہ پر توکل کرنا:** ارشاد باری ہے: **{فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ}** "اور اللہ پر توکل کرو، بیشک اللہ تعالی توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔ اور توکل اسباب اختیار کرنے کے منافی نہیں ہے، ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول، کیا میں اپنی اونٹنی کو باندھ کر توکل کروں، یا اس کو کھلا چھوڑ کر توکل کروں، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "اس کو باندھ اور توکل کر"، اس وقت ہم پر لازم ہے کہ ہم صحت وعافیت کے تمام تر اسباب اور معتمد علمی تدابیر اختیار کریں، اور پھر سارا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں جو ہر چیز کی بادشاہی کا مالک ہے، اور یہی حقیقی توکل ہے۔

☆ **اللہ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری اور دعا کرنا:** ارشاد باری ہے: **{فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا}** "سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟"۔ آج ہمیں کس قدر شدید ضرورت ہے کہ ہم اللہ کی

بار گاہ میں گڑگڑائیں کہ وہ ملکوں، بندوں اور تمام انسانیت سے اس وبا کو دور کر دے، اور یہ کہ اس موقعہ کو غنیمت جان کر اللہ کی بار گاہ میں رجوع کریں اور اس کے ساتھ اپنے تعلق مضبوط کریں۔

☆**انسان اللہ کے ذکر سے اپنی حفاظت کرے:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "جو بندہ ہر صبح وشام تین مرتبہ کہتا ہے کہ "**بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شئ فی الأرض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم**"، "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے، تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی"، اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے کہ: "جس شخص نے کسی جگہ قیام کیا اور پڑھا کہ "**أعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق**"، "میں اللہ کے کامل کلام کے ذریعے اس کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں"، تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک وہ اپنی جگہ سے کوچ کر جائے"۔

☆**صدقہ کرنا:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اپنے اموال کی زکوۃ کے ذریعے حفاظت کرو، اپنے بیماروں کا صدقے کے ذریعے علاج کرو، آزمائش اور مصیبت کے لئے دعا کرو"۔

اے اللہ! ہمیں معاف فرمادے، ہم سے ہر مصیبت وآزمائش کو دور کردے

اور عالم اسلام کے تمام ممالک ہر برائی اور شر سے محفوظ رکھ! آمین